9 ربیع الاول 1441ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 19)

اَندازِ گُفتگو کیسا ہو؟

جدید ٹیکنالوجی کے کثرتِ استعمال کے نُقصانات 01

قرآنِ پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟ 06

خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟ 21

عشقِ رسول کی علامات 25

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَندازِ گُفتگو کیسا ہو؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۶ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو اللہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جدید ٹیکنالوجی کے کثرتِ اِستعمال کے نُقصانات

سُوال: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں تعلیمی نِظام میں ترقی آئی، وہاں ٹیکنالوجی نے بھی ہماری سوسائٹی میں اپنی جگہ بنا لی ہے۔ نوجوان نسل بِالخُصوص Students (یعنی طَلَبہ) اِس آسیب کا زیادہ شِکار نظر آتے ہیں۔ بَرائے کرم یہ راہ نُمائی فرما دیجیے کہ اِس کے اِستعمال کو کس طرح مَحْدُود کر سکتے ہیں؟

مـــــدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۹ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 17 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... الکامل لابن عدی، من اسمہ عبد الرحمن، ۵/ ۵۰۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

جواب: جدید ٹیکنالوجی کا اِستِعمال اچھا بھی ہے اور بُرا بھی لیکن ہمارے مُعاشرے میں اس کا اچھا اِستِعمال کم اور بُرا اِستِعمال زیادہ ہو رہا ہے۔ اب جیسے مَدَنی چینل اِس کا اچھا اِستِعمال کر رہا ہے اور گناہوں بھرے چینل بُرا اِستِعمال کر رہے ہیں۔ اِسی طرح عوام میں بھی بعض لوگ اِس کا اچھا اِستِعمال کر رہے ہیں اور بعض اس کے ذَریعے گناہ کما رہے ہیں۔ عوام سے اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا تو ہم چُھڑا نہیں سکتے البتہ یہ تَرغیب ضَرور دِلا سکتے ہیں کہ اِس کا ایسا اِستِعمال کریں جو آخرت کے لیے فائدہ مند ہو مثلاً مَدَنی چینل یا دعوتِ اسلامی کی مجلس سوشل میڈیا کی طرف سے جو مَدَنی گلدستے آتے ہیں آپ انہیں دیکھیں اور آگے شیئر کریں۔ اِسی طرح مَدَنی چینل بھی دیکھتے رہیے کہ یہ بھی ایک ٹیکنالوجی ہے جو الیکٹرونک میڈیا کہلاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ نیٹ اور سوشل میڈیا کے آنے کے بعد اب چینلز کی طرف لوگوں کا رُجحان کم ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا میں اب کئی شُعبے بن چکے ہیں اور مَزید نئے نئے شعبے بنتے جا رہے ہیں۔ اِس میں بھی بعض پُرانی چیزیں اب پیچھے ہوتی جا رہی ہیں اور "کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ یعنی ہر نئی چیز لذّت والی ہوتی ہے" کے تحت نئی چیزوں میں مگن ہو کر لوگ کہاں سے کہاں نکل رہے ہیں۔

سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا

اللہ پاک کرم فرمادے ورنہ جس طرح ہر ایک انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا میں

www.dawateislami.net

مَصروف ہے تو آگے چل کر اُمَّت کو ہر ہر فیلڈ میں ماہرین کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اچھے ڈاکٹرز، سائنس دان، مُحقِّقِیْن، مُفکِّرِیْن، دانشور، اچھے عُلَما و مُفتیانِ کِرام آگے چل کر شاید ناپید ہو جائیں اس لیے کہ طلبہ کے عُمدہ دماغ اب سوشل میڈیا کی مَصرُوفیت میں ضائع ہو رہے ہیں۔ عُلَما و مَشائخ اور ان کے طلبہ و مُریدین کی بھی ایک بڑی تعداد اِس کام میں لگی ہوئی ہے۔ اب نہ پیر صاحب کے پاس وقت ہے کہ مُریدین کی اِصلاح کریں اور نہ مُریدین کے پاس ٹائم ہے کہ پیر صاحب کی بارگاہ میں آکر کچھ فیض حاصِل کرلیں۔ یوں ہی عُلَما کی بڑی تعداد اپنا وقت سوشل میڈیا میں صَرف کر رہی ہے حالانکہ عالِم و مُفتی سبھی کو مسلسل مُطالعے کی ضَرورت ہوتی ہے، اگر یہ مُطالعہ سے تھوڑا بھی پیچھے ہٹتے ہیں تو اِن میں عِلمی کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو اچھے اور مَنْجھے ہوئے عالِم و مُفتی ہوتے ہیں تو وہ سوشل میڈیا کو ٹائم نہیں دیتے بلکہ وہ اس ڈر سے بچ کر رہتے ہیں کہ اگر اس کو مُنہ لگایا تو گلے پڑ جائے گا، اُنگلی پکڑائی تو ہاتھ پکڑ لے گا اور پھر عِلمی مَشاغِل جاری رکھنے میں دُشواری ہو گی۔

عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار

عوام میں بھی جو سوشل میڈیا میں مَصرُوف رہتے ہیں تو وہ غور کرلیں کہ اس کے سبب نہ نماز میں دِل لگتا ہے، نہ تلاوت اور اَوراد و وَظائف کے لیے وقت ملتا ہے۔ لوگ مجبوراً نوکری کرنے تو جاتے ہیں لیکن دَورانِ کام بھی سوشل

www.dawateislami.net

میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے حادثات بھی ہوتے ہیں جس کے سبب لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جن کی سیکورٹی کی نوکری ہوتی ہے تو وہ بھی دَورانِ ڈیوٹی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ سیکورٹی پر مامور اَفراد کے دَورانِ ڈیوٹی موبائل اِستعمال کرنے کا رُجحان میں نے ایک ترقی یافتہ مُلک میں بھی دیکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی اِداروں میں مُلازمین سے دَورانِ ڈیوٹی موبائل فون لیکر جمع کر لیے جاتے ہیں۔ بہر حال اگر آپ کچھ بننا چاہتے ہیں تو اس سوشل میڈیا اور نیٹ سے جان چھڑا کر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں لگادیں جو دُنیا میں ہمارے آنے کا مقصد ہے جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰریٰت کی آیت نمبر 56 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (یعنی اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔“ لیکن بَدقسمتی سے اب نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور جب موقع ملتا ہے تو بَدن نماز میں ہوتا ہے اور دِل و دماغ سوشل میڈیا میں غوطے لگا رہے ہوتے ہیں۔ مسجد میں داخِل ہونے کے بعد موبائل فون بند نہیں کیا جاتا، دَورانِ نماز بھی فون کی گھنٹیاں بج رہی ہوتی ہیں اور لوگوں کی نماز میں خَلل واقع ہو رہا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض جگہ بڑے بوڑھے جَلال میں آجاتے ہوں گے اور پھر مسجد میں خوب شور شرابا ہو جاتا ہو گا۔ اللہ پاک ہمارے حال پر کرم فرمادے کہ ہم سوشل میڈیا کا اِستعمال 100 فیصد جائز طریقے سے کریں۔

www.dawateislami.net

کاش! ہم ایسے بن جائیں کہ ہماری جانب سے نہ تو اللہ پاک کے حقوق میں کمی آئے اور نہ ہی بندوں کی حق تلفی ہو۔ اللہ پاک ہمیں اِن فضولیات سے بچا کر دِینی کُتُب کے مُطالعے اور عِلمِ دِین حاصِل کرنے میں لگا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سوشل میڈیا کے لیے وقت مَخْصُوص کرنا

سُوال: کیا سوشل میڈیا کے اِستعمال کے لیے وقت مَخْصُوص کر کے اِس کے نُقصانات میں کمی لائی جا سکتی ہے؟

جواب: سوشل میڈیا کے لیے وقت مَخْصُوص کر کے کثرتِ اِستعمال کے سبب ہونے والے نُقصانات میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ سُلجھے ہوئے اور سمجھدار لوگ ایسا کرتے بھی ہیں مثلاً عصر اور مغرب کے دَرمیان یا عشا کی نماز کے بعد یا جس کو جو وقت ملتا ہو گا تو وہ کچھ دیر سوشل میڈیا Use (یعنی اِستعمال) کر لیتا ہو گا لیکن ایسا وہی کرتے ہوں گے جو دِینی یا دُنْیوی اِعتبار سے زیادہ مَصْرُوف ہوتے ہوں گے۔ عام لوگوں کا ایسا کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر وقت ایک گُدگُدی اور بے قراری سی ہوتی ہے کہ دیکھوں تو سہی کس کا پیغام آیا ہے؟ اب نماز کے لیے کوئی پختہ اِرادے کے ساتھ چلا لیکن ایک دَم موبائل فون کی گھنٹی بجی اور کسی کا آڈیو پیغام یا پوسٹ آ گئی۔ اب اگر کسی عام شخص کا ہے تو صبر ہو جائے گا کہ چلو بعد میں دیکھیں گے لیکن اگر کسی خاص بندے کا پیغام یا پوسٹ ہے تو اب یہ اسے ضَرور

www.dawateislami.net

دیکھے گا یا اس صوتی پیغام کو سننے میں لگ جائے گا اور اس دَوران جماعت بلکہ بعض کی مَعَاذَ اللہ نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہوں گی۔

قرآنِ پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟

سُوال: دِینِ اِسلام کے بارے میں بہت سی کُتُب لکھی گئی ہیں۔ قرآنِ پاک کے بعد اِن ساری کتابوں میں سب سے پہلی کون سی اِسلامی کتاب لکھی گئی اور کس نے لکھی؟

جواب: حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے اِحیاءُ الْعُلُوم میں نقل کیا ہے کہ اِسلام میں سب سے پہلے عبدُ الملک بِن عبدُ الْعَزِیز بن جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب تَصْنِیف ہوئی۔ جس میں آثار اور حضرتِ سیِّدُنا عطا، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دِیگر شاگردوں سے منقول تفاسیر ہیں۔ یہ کتاب مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں تَصْنِیف ہوئی۔[1]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مالکِ کوثر کہنا کیسا؟

سُوال: ہر چیز کا مالک اللہ پاک ہے، تو حوضِ کوثر بھی ایک چیز ہے اور وہ بھی آخرت کی تو اس کا مالک بھی اللہ پاک ہوا، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالکِ کوثر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالکِ کوثر کہنے میں کوئی

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم... الخ، ١/١١٢ دار صادر بیروت

www.dawateislami.net

حَرَج نہیں ہے۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی تمام نعمتوں کے اللہ کی عطا اور اس کے مالک بنا دینے سے مالِک و مختار ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:﴿ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ۝۱ ﴾(پ۳۰، الکوثر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائی۔" یہ اُصول یاد رکھیے کہ جب بھی اللہ کے سوا کسی اور کی طرف مِلکیت کی نِسبت ہو گی تو مجازاً ہو گی کیونکہ حقیقتاً ربِّ کریم ہی ہر چیز کا مالِک ہے لیکن اس کی عطا سے بندوں کو بھی مِلکیت اور تَصَرُّف کا اِختیار حاصِل ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کرائے دار ہیں، جس کے مکان میں رہتے ہیں آپ اسے مالِکِ مکان کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ بھائی! آپ کا مالِکِ مکان کون ہے؟ تو اس سُوال پر کیا آپ اس سے اُلجھنا شروع کر دیں گے کہ مالِک تو ہر چیز کا اللہ ہے لہٰذا مالِکِ مکان نہ بولو۔ یقیناً ایسا وہی کرے گا جو شیطانی وَساوِس کے سبب سمجھ بوجھ سے عاری ہو گا۔

حقیقت میں ہر چیز کا مالِک اللہ ہے

بہت پُرانی بات ہے کہ ایسے ہی وَساوِس میں مبتلا ایک شخص سے میری اِسی عُنوان پر بات چلی تو میں نے کہا: بے شک ہر چیز اللہ کی ہے:﴿ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ ﴾(پ۳، البقرۃ:۲۸۴) ترجمۂ کنزالایمان: "اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔" لیکن مجازاً دوسرے کی طرف نِسبت کر سکتے ہیں۔ اب یہ بات جب اس کو سمجھ نہ آئی تو میں نے پوچھا کہ زمین کس کی ہے؟

www.dawateislami.net

بولا: اللہ کی ہے۔ پوچھا: آسمان کس کا ہے؟ بولا: اللہ کا ہے۔ یوں میں پوچھتا گیا کہ یہ کس کا ہے وہ کس کا ہے؟ وہ جواب میں کہتا گیا کہ اللہ کا ہے۔ پھر میں نے اُس کی قلم یا کوئی چیز پکڑ لی اور پھر پوچھا: یہ کس کی ہے؟ اُس نے کہا: یہ میری ہے۔ میں نے کہا: یہ آپ کی کیسے ہو گئی؟ جب ہر چیز اللہ کی ہے تو یہ بھی اللہ کی ہے۔ بہر حال حقیقت میں ہر چیز اللہ پاک کی ہی ہے، حقیقی مالِک وہی ہے، جب اس نے ہمیں کسی چیز کا مالِک بنایا تو ہم اس چیز کے مجازی مالِک ہوئے۔ اب ہم اس چیز کو شریعت کے دائرے میں رہ کر اِستِعمال کر سکتے ہیں۔ ہم شریعت کے پابند ہیں، اس چیز کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کے مُطابق ہی اِستِعمال کریں گے۔ مثلاً میرا پیالہ ہے، میں اسے خرید کر لایا ہوں۔ اب میں اس کا مالِک ہوں۔ چاہے تو اس میں پانی پیوں یا کسی کو تحفۃً دوں یا کسی کو بیچ دوں۔ اِس طرح کے بہت سے تَصَرُّفات میں کر سکتا ہوں۔

مالِک ہونے کے باوجود ہمارے تَصَرُّفات مَحْدُود ہیں

یاد رکھیے! جن چیزوں کا ہمیں مالِک بنایا گیا ہے ان میں بھی ہم ہر قِسم کا تَصَرُّف اب بھی نہیں کر سکتے مثلاً میں پیالے کا مالِک ہوں تو اسے زمین پر مار کر توڑ نہیں سکتا۔ اگر ایسا کیا تو گناہ گار ہو جاؤں گا اس لیے کہ بِلا حاجت پیالہ توڑنے کی مجھے اِجازت نہیں ہے۔ یوں ہی میری اُنگلی ہے، میں اپنی اِس اُنگلی کا مالِک ہوں لیکن اِس اُنگلی سے کسی کی آنکھ پھوڑ دینے، کسی کو خواہ مخواہ اِشارہ کر کے تنگ کرنے یا

www.dawateislami.net

بلیڈ سے اپنی اِس انگلی کو کاٹ دینے کی اِجازت نہیں کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہم اِن چیزوں کے Limited(یعنی مَحدُود) مالِک ہے،Unlimited(یعنی غیر مَحدُود) مالِک نہیں۔ ہم وہی تَصرُّف کر سکتے ہیں جس کا شریعت نے ہمیں اِختیار دیا ہے۔ حقیقی مالک اللہ پاک ہی ہے وہ اپنی مِلکیت میں جیسا چاہے تَصرُّف فرمائے۔

نبیِ رحمت مالک کوثر و جنَّت ہیں

حوضِ کوثر کا بھی حقیقی مالِک اللہ پاک ہی ہے، اِس بات میں کوئی شک نہیں لیکن جب اس نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اِس کا مالِک بنا دیا تو اب آپ کو مالِک کوثر کہنے میں حَرَج نہیں۔ جب ایک عام شخص مالکِ دُکان، مالکِ مکان اور دِیگر چیزوں کا مالِک ہو سکتا ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالِکِ کوثر کیوں نہیں ہو سکتے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو یہ ہے کہ آپ مالکِ جنَّت بھی ہیں۔ جس کو چاہیں گے شفاعت کرکے جنَّت میں داخِلہ دِلوائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِکِ جنَّت کہنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔ جب لوگ پلاٹوں، کھیتوں اور باغوں کے مالِک ہو سکتے ہیں تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی حوضِ کوثر اور باغِ جنَّت کے مالِک ہو سکتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے حوضِ کوثر اور باغِ جنَّت کا مالک بنایا ہے۔ البتہ ان پر آپ کا تَصرُّف اور قبضہ قیامت کے دِن ہو گا۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَبِ مِعراج حوضِ کوثر کا مُشاہدہ فرمایا

اس کی خوشبو، رَنگت اور حسین منظر مُلاحظہ فرمایا تو حضرتِ جبریل سے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا ہے۔[1] ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہماری جانوں کے بھی مالِک ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اِس پر فخر ہے کہ ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی اور غُلام ہیں۔

اللہ اللہ شہِ کونین جَلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری (ذوقِ نعت)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحِب میں نہیں میرا تیرا (حدائقِ بخشش)

جُلُوسِ مِیلاد کے لیے کتنے اَفراد ہونے چاہیے؟

سُوال: جُلُوسِ مِیلاد مَنانے کے لیے کتنے اَفراد کا ہونا ضَروری ہے؟ (سوشَل میڈیا کا سُوال)

جواب: جُلُوسِ مِیلاد ایک بندہ بھی نکال سکتا ہے۔ میں نے خود اکیلے بھی جُلُوس نکالا ہے۔ گھر کی چار دیواری میں جھنڈا لے کر نعت شریف پڑھتے پڑھتے جُلُوسِ مِیلاد کی اپنی حَسرت پوری کی ہے۔

مدینہ

1 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۱۹۸ ضیاء الدین پبلی کیشنز باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

دِل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو (ذوقِ نعت)

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ساری دُنیا پر ہے، آپ اس بارے میں کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: میرے آقا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جِسمِ مُبارک کا سایہ نہیں تھا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہم پر یا سارے عالَم پر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ہے تو یہ مجازاً اور بطورِ اِستعارہ کہا جاتا ہے۔ اِستعارہ کا مَطلب یہ ہے کہ لفظ کے ظاہری معنیٰ چھوڑ کر کوئی اور معنیٰ مُراد لیے جائیں جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم پر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ہے اور مُراد یہ ہوتی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد اور حمایت ہمیں حاصِل ہے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمیں اپنی پناہ میں لیے ہوئے ہیں۔

ہم ان کے زیرِ سایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں بھرتی جاتی ہیں مگر دینے والا نظر نہیں آتا

میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے سایہ ہیں مگر سائبانِ عالَم ہیں۔ سائبان کے معنیٰ ہیں "سایہ ڈالنے والا" اِس لیے لوگ سایہ حاصِل کرنے

www.dawateislami.net

کے لیے جو چھپر بناتے ہیں اُسے سائبان بولتے ہیں کہ وہ بھی سایہ ڈالتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ میرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دھوپ میں جب قدم رنجہ فرماتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ ہوتا تو اس پر لوگوں کے پاؤں پڑنے کا اندیشہ تھا اِس لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ ہی نہیں تھا اور سایہ نہ ہونا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔ میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ اس لیے بھی نہیں تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

نورانیّتِ مصطفےٰ کا ثبوت

سُوال: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کا ذِکر قرآنِ پاک میں ہے؟(1)

جواب: جی ہاں! پارہ 6 سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 15 میں اللہ پاک کا اِرشادِ نور بار ہے: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔“ اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت حضرتِ سَیِّدُنا اِمام ابو جعفر محمد بن جریر طبری (ان کا سالِ وفات 310 سِنِ ہجری

---

(1) یہ سُوال اور اس کے بعد والے دو سوالات بھی شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہے، یعنی یہ ایک ہزار سال سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں۔)، حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو محمد حسین بغوی (سالِ وفات 510 سنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا اِمام فَخْرُ الدِّین رازی (سالِ وفات 606 سنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا امام ناصرُ الدِّین عبدُاللہ بن عمر بیضاوی (سالِ وفات 685 سنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اَبُو الْبَرکات عبدُاللہ نسفی (سالِ وفات 710 سنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اَبُو الْحَسَن علی بن محمد خازن (سالِ وفات 741 سنِ ہجری) اور حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اِمام جلالُ الدِّین سیوطی شافعی (سالِ وفات 911 سنِ ہجری) رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کثیر مُفَسِّرین نے اِرشاد فرمایا کہ اِس آیتِ مُبارکہ میں موجود لفظ "نُور" سے مُراد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارک ہے۔

نورانیّتِ مصطفٰے بزبانِ صحابہ

سُوال: کیا صحابۂ کرام اور بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور ہونے کے قائل تھے؟

جواب: جی ہاں! حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: حضور اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کے مُبارک دانتوں میں کشادگی تھی، جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے (یعنی بات چیت کرتے) تو ان میں سے نُور دِکھائی دیتا تھا۔ (1)

مدینہ

(1) مواھب اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الاول، ۲/۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تو دَرودیوار روشن ہو جایا کرتے۔(1)

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے پہلی تخلیق کے متعلق جب سُوال کیا (کہ سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟) تو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے جابر! اللہ پاک نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔(2)

نورانیّتِ سیّدِ المُرسلین بزبانِ بُزرگانِ دِین

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ قاضی عیاض مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (جنہوں نے 544 سنِ ہجری میں وفات پائی) فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ سورج چاند کی روشنی میں زمین پر تشریف نہیں لاتا تھا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور ہیں۔(3)

شارحِ بخاری حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن محمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (جنہوں نے 923 سنِ ہجری میں وفات پائی) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کو پیدا فرمایا تو اُسے حکم فرمایا کہ تمام انبیا کے نُور کو

مدینہ

1 ...... شفا، الباب الثانی فی تکمیل لمحسناته، ۱/۶۱ مرکز اھلسنت برکات رضا ھند

2 ...... الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۶۳، حدیث: ۱۸ مؤسسة الشرف مرکز الاولیا لاھور

3 ...... شفا، الباب الرابع فی ما اظھر اللہ... الخ، فصل ومن ذلک ما ظھر... الخ، ۱/۳۶۸

www.dawateislami.net

دیکھو پھر اللہ پاک نے تمام اَنبیا کے نُور کو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے ڈھانپ دیا۔ انہوں نے عرض کی: مولیٰ کس کے نور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ اللہ پاک نے فرمایا: ھٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہ یعنی یہ عبدُ اللہ کے بیٹے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور ہے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زینُ الْعابِدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق (یعنی ان کے پیدا ہونے) سے 14 ہزار سال پہلے اللہ پاک کے ہاں نُور تھا۔[2] یہ صدیوں پُرانے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے حوالے ہیں جو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نُور مانتے تھے۔ اب شیطان نے لوگوں کے دِلوں میں وَساوس ڈالنا شروع کر دیئے ہیں اور لوگوں نے اِختلاف شروع کیا ہے اور بعض لوگ ان وَساوس کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ پہلے اِختلاف نہیں تھا اور سب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نُور مانتے تھے، اِس لیے ان کے اِیمان بھی نُور نُور تھے۔

نُور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں

سُوال: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بھی ہیں اور بشر بھی، کیا نُور اور بشر دونوں ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں؟

مدینہ

1 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، تشریف اللہ تعالٰی لہ، ۱/ ۳۳

2 ...... سبل الھدیٰ، الباب الاول فی تشریف اللہ تعالٰی لہ بکونہ اول الانبیاء خلقاً، ۱/ ۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! مشہور مُفَسِّر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بشر (یعنی اِنسان) بھی ہیں اور نُور بھی یعنی نُوری بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نُور ہے۔[1] یاد رہے کہ نُور اور بشر ایک دوسرے کی ضِد (یعنی ایک دوسرے کا اُلٹ) نہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نُوری مخلوق ہونے کے باوجود حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سامنے اِنسانی شکل میں جلوہ گر ہوئے تھے جیسا کہ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 17 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔“ نیز حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام بشری صورت میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئے[2]۔[3]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا ہم سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ کا بندہ کہہ سکتے ہیں؟ (ہند سے سُوال)

---

1 ...... رسائل نعیمیہ، رِسالہ نور، ص ۳۹ تا ۴۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

2 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب من احب الدفن فی الارض... الخ، ۱/۴۵۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... جو شخص نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَشَرِیَّت کا مُطْلَقاً اِنکار کرے وہ کافر ہے اور جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کا اِنکار کرے وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ (العقائد والمسائل (عربی واردو)، ص ۶۱-۱۰۲ مکتبہ تنظیم المدارس مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

جواب: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے خاص بندے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر اقبال کا شعر ہے:

عَبد دِیگر عَبْدُہٗ چیزے دِگر

ایں سراپا اِنتظار او منتظر[1]

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَبد (یعنی بندے) ہیں مگر عام بندوں کی طرح نہیں بلکہ "عَبْدُہٗ" یعنی اللہ پاک کے خاص بندے ہیں لہٰذا اِن معنوں پر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ پاک کا بندۂ خاص کہنے میں حَرَج نہیں۔

کیا مَدَنی مُنّے بھی ہفتہ وار رِسالے کی کارکردگی پیش کریں؟

سُوال: اگر مَدَنی مُنّے بولتا رِسالہ سُن لیں تو کیا وہ بھی اپنی کارکردگی پیش کریں؟

جواب: اگر مَدَنی مُنّے اتنے سمجھ دار ہیں کہ بولتا رِسالہ میں جو کچھ بیان کیا جارہا ہے انہیں کافی حد تک اُس کی سمجھ پڑتی ہے تو اِس صورت میں اُن کا کارکردگی دینا اچھی بات ہے۔ کارکردگی جتنی زیادہ بڑھے گی اتنی ہی زیادہ ذِمّہ داران کی حوصلہ اَفزائی ہوگی اور دوسروں کو بھی تَرغیب ملے گی کہ آخر کوئی بات تو ایسی ہے کہ جس کے باعث لاکھوں لوگ ہفتہ وار مَدَنی رِسالہ پڑھ اور سُن رہے ہیں لہٰذا میں کیوں پیچھے رہوں اَب میں بھی مَدَنی رِسالہ پڑھوں یا سُنوں گا۔ اگر مَدَنی مُنّے بولتا رِسالہ بالکل ہی نہ سمجھ پائیں بس خالی آواز اُن کے کانوں میں جا

مــــــــدینہ

1 ...... یعنی عبد اور ہے عَبْدُہٗ اور یہ سَراسر انتظار ہے اور وہ خود منتظر۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

رہی ہو یا جو مَدَنی مُنّا صِرف انگلش سمجھتا ہے وہ اُردو میں بولتا رِسالہ سُنے اور جو صِرف اُردو سمجھتا ہے وہ انگلش میں بولتا رِسالہ سُنے تو ایسی صورت میں کارکردگی نہ دی جائے۔

سامان توڑنے والے مزدور گناہ گار ہوں گے

سُوال: ہم مزدور جب لوگوں کا سامان اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھتے ہیں تو ایک ایک چیز اُٹھا کر رکھنے سے ہمارا وقت بہت ضائع ہوتا ہے، اِس لیے ہم جلدی جلدی اکٹھا سامان اُٹھا کر رکھتے ہیں جس کے باعث کچھ سامان ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے تو کیا اِس صورت میں ہم گناہ گار ہوں گے؟

جواب: مزدور اگر جلد بازی میں سامان توڑیں گے تو گناہ گار ہوں گے، اُن پر توبہ واجب ہو جائے گی اور جس کا جتنا نُقصان کیا بطورِ تاوان اُسے اُتنے نُقصان کی رَقم دینی پڑے گی۔ اب سامان کی حفاظت کا ایک طریقہ یہ بھی چل پڑا ہے کہ سامان والے ڈبے (Carton) پر کانچ کی بوتل یا جام کی تصویر بنا دی جاتی ہے جو اِس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ اِس میں نازک چیزیں ہیں اسے پھینکنا نہیں بلکہ اِطمینان سے رکھنا ہے۔ اب لوگ جان بوجھ کر ہر ڈبے (Carton) پر یہ تصویر بنا دیتے ہوں گے چاہے اُس میں نازک سامان ہو یا نہ ہو اور مزدور بھی سمجھ جاتے ہوں گے کہ اس ڈبے (Carton) میں نازک سامان نہیں ایسے ہی بوتل یا جام کی تصویر بنا دی گئی ہے تو یوں بوتل یا جام کی تصویر بنانے کا بھی مزدوروں پر

www.dawateislami.net

اثر نہیں ہوتا۔ بہر حال کسی کے مال کو ہرگز نُقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر سامان کے ڈبے (Carton) آپ کے لیے آئیں اور آپ کو پتا ہو کہ ان میں کانچ کے عمدہ عمدہ پیالے ہیں تو آپ اُنہیں بڑے اِطمینان اور نزاکت کے ساتھ اُٹھا کر رکھیں گے کہ کہیں ٹوٹ نہ جائیں تو پھر آپ دوسروں کے مال کے ساتھ اتنی بے رحمی کیوں کرتے ہیں۔

پیارے آقا کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟

سُوال: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا فجر کے بعد؟

جواب: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا وقت، رات کا بالکل آخری حِصّہ اور صبح کے شروع کا وقت تھا، یعنی رات جارہی تھی اور صبح آرہی تھی اور یوں رات کو بھی نوازا گیا اور صبح کو بھی مُشَرَّف فرمایا گیا۔(1)

جانور پودا کھا جائیں تو پودا لگانے والا گناہ گار نہیں

سُوال: اگر میں کوئی پھل دار یا عام دَرَخت کا پودا لگاؤں اور پانی وغیرہ دیکھ بھال کے ذَریعے اس کی پَروَرِش بھی کروں پھر تین چار ماہ بعد جب وہ دَرَخت تھوڑا بڑا ہو جائے اور اسے کوئی جانور کھا کر ختم کر دے تو اِس صورت میں مجھے کوئی گناہ ملے گا؟ (خصوصی اِسلامی بھائی کا سُوال۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اَفراد کو خصوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔)

---

1 ...... الابریز، الباب الاول فی الاحادیث التی سالناه عنها، ۳۱۱/۱ موافقة وزارة الاعلام السوریة

www.dawateislami.net

جواب: اگر آپ نے کوئی پودا لگایا اور جانور اُسے کھا گئے تو آپ کو ثواب ملے گا کیونکہ یہ صَدَقہ ہے اور صَدَقہ ثواب کا کام ہے۔

جشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟

سُوال: جشنِ وِلادت کے موقع پر ہم اپنے گھروں پر جو جھنڈے لگاتے ہیں انہیں کب اُتاریں؟ (خصوصی اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: جشنِ وِلادت کے موقع پر جو جھنڈے لگائے جاتے ہیں یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر سے پہلے پہلے لگا دیئے جائیں تاکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا عُرسِ مُبارَک بھی اِس میں آجائے اور پھر حضورِ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی گیارہویں شریف کا دِن گزار کر ان جھنڈوں کو اُتار کر اِحتیاط کے ساتھ رکھ لیا جائے تاکہ آئندہ سال کام آسکیں۔ اگر ان جھنڈوں کو سارا سال لگا رہنے دیں گے تو پھر ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے گا اور یہ دھوپ اور ہوا کی وجہ سے شہید ہو کر زمین پر تشریف لے آئیں گے۔

کیا ہم جھنڈے گِرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے؟

سُوال: ہم موٹر سائیکل، گاڑی اور گھروں وغیرہ پر جھنڈے لگاتے ہیں، اگر وہ ہوا کی وجہ سے گِر جائیں اور ہمیں پتا نہ چلے تو کیا اِس صورت میں ان کی بے اَدَبی کا گناہ ہمیں ملے گا؟ (خصوصی اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: یہ جھنڈے مَضبوط لگائے جائیں تاکہ جھنڈا ضائع ہونے کی صورت میں جو مالی

www.dawateislami.net

نقصان ہو گا اس سے بچا جا سکے۔[1] بہر حال اب اگر کسی نے اپنے طور پر جھنڈا مضبوط لگایا مگر وہ گر کر ضائع ہو گیا تو گناہ نہیں ہو گا کیونکہ بندے کی کوشش کے باوجود بہت ساری چیزیں ضائع ہو ہی جاتی ہیں۔

خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟

سُوال: اِنسان جب خوشی کا تَصَوُّر کرتا ہے تو اس کے سب غم دُور ہو جاتے ہیں، تو جب تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں آ گئیں، اب اس پُر مَسَرَّت موقع پر خوشی منانے کے بجائے آنسو بہانا کیسا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: خوشی کے موقع پر آنسو بہانے کو یوں سمجھیے جیسے کسی کے والد صاحب کافی عرصے بعد بیرونِ ملک سے واپس آئیں تو عین ممکن ہے اپنے والد صاحب کو اتنے عرصے بعد دیکھ کر ان کے بچوں اور دِیگر گھر والوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں۔ اب اگر کوئی ان کے گھر والوں سے کہے کہ یہ تو خوشی کا موقع ہے اتنے عرصے بعد تمہارے والد صاحب واپس آئے ہیں اور تم لوگ آنسو بہا رہے ہو، تو یقیناً ایسی بات کرنے والا غَلَط فہمی کا شکار ہو گا کیونکہ اپنے والد صاحب کو کافی عرصے بعد دیکھنے کی وجہ سے ان کا آنسو بہانا خوشی کی وجہ سے

مدینہ

1 ...... جھنڈے لگے رہنے کا دَورانیہ کم و بیش ڈیڑھ ماہ پر مشتمل ہے لہٰذا جہاں جھنڈے لگائے جائیں ان کی دیکھ بھال بھی کی جائے۔ اگر گرہیں کمزور پڑ گئی ہوں تو دوبارہ مضبوط کر دی جائیں۔ (دارُ الافتا اہلسنّت)

www.dawateislami.net

ہے، یہ خوشی کے آنسو ہیں۔ اسی طرح غم کے آنسو بھی ہوتے ہیں مثلاً جب یہی والد صاحب واپس بیرونِ ملک جانے لگتے ہیں تو اس وقت بھی ان کے بچوں اور دِیگر گھر والوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

بہرحال یہ ضَروری نہیں کہ ہمیشہ غم کی وجہ سے ہی آنسو نکلیں بلکہ بعض اوقات خوشی و مَسَرَّت کی وجہ سے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ جیسے میں جب مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری کے لیے جا رہا تھا تب بھی رو رہا تھا اور جب مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے واپسی ہو رہی تھی تو اس وقت بھی رو رہا تھا۔

مدینے پہنچے تو ساتھ آیا غم جُدائی کا
ہم اشک بار ہی پہنچے تھے اشک بار ہی چلے

کیا 12 رَبیع الاوّل کے دِن کام پر جا سکتے ہیں؟

سُوال: اگر آفس میں کوئی اَرجنٹ کام ہو تو 12 رَبیع الاوّل کے دِن کام پر جا سکتے ہیں؟

جواب: 12 رَبیع الاول اور عیدین (یعنی عِیْدُ الْفِطْر اور عِیْدُ الْاَضْحٰی) کے دِن مسلمانوں کی اکثریت چھٹی کرتی ہے، اگر کوئی ان دِنوں میں بھی چھٹی کرنے کے بجائے کام کاج کرتا ہے تو یہ منع نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے جو مسلمان غیر مسلموں کے پاس نوکریاں کرتے ہوں وہ انہیں ان دِنوں کی چھٹیاں نہ دیتے ہوں اور انہیں کام کرنا پڑتا ہو تو وہ کام کر سکتے ہیں۔ یوں ہی بعض مسلمان بھی اپنے ملازمین کو ان دِنوں کی چھٹی نہیں دیتے کیونکہ عیدین اور 12 رَبیع الاوّل کے دِن ان کا کام مزید بڑھ

www.dawateislami.net

جاتا ہے۔ جیسے بقرہ عید کے دِنوں میں گوشت فروشوں کی چھٹی نہیں ہوتی کہ اس دِن یہ لوگ زیادہ مَصرُوف ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح جانور بیچنے والے بیوپاری بھی بقرہ عید کے دِنوں میں چھٹی نہیں کرتے۔ یوں ہی عیدین میں مٹھائیوں اور جنرل اسٹور والوں کا کام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے تو وہ بھی چھٹی نہیں کرتے۔ نیز جو لوگ بچوں کے کھلونے وغیرہ فروخت کرتے ہیں ان کی بھی عیدین وغیرہ کی چھٹی نہیں ہوتی کہ یہی ان کی خاص کمائی کے ایام ہوتے ہیں۔

نزلے کے باعث آنکھوں سے بہنے والے پانی کا حکم

سُوال: نزلے زُکام کی وجہ سے آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ آنسو پاک ہوتے ہیں۔

ہر مخالفت کا جواب مَدَنی کام ہے

سُوال: کیا آپ نے کبھی ایسا فرمایا ہے کہ اگر کوئی میری مخالفت کرے تو میرا مُرید اُس کی مخالفت نہ کرے، اگر کسی مُرید نے میری مخالفت کی تو اس کی بیعت ٹوٹ جائے گی؟

جواب: میں یہ کہتا ہوں کہ ہر مخالفت کا جواب مَدَنی کام ہے لٰہذا میری مخالفت کرنے والوں سے لڑائی جھگڑا کرنے کی ضَرورت نہیں ہے بلکہ ان کی مخالفت کے جواب میں صبر کیا جائے اور اپنے کام سے کام رکھا جائے۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں لڑائی جھگڑا نہیں سکھاتا اور نہ ہی ہمارا مَدَنی مرکز اِس پر اُکساتا ہے۔

www.dawateislami.net

یاد رکھیے! دعوتِ اسلامی ایک سمندر ہے اور سمندر میں مچھلیاں، کیکڑے اور سانپ وغیرہ سب چیزیں ہوتی ہیں۔ یوں ہی دعوتِ اسلامی میں بھی ہر طرح کا شخص آتا ہے جو بازار سے عمامہ خرید لیتا ہے اور داڑھی بڑھا کر دعوتِ اسلامی والوں کا رُوپ دھار لیتا ہے، لیکن جب اسے غصہ آتا ہے تو آستینیں چڑھا کر لڑائی جھگڑا کرنے تک سے گریز نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات ایسا شخص حالات کی سنگینی کے وقت توڑ پھوڑ کرنے اور نعرے بازی کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ جب وہاں سے فارغ ہوتا ہے تو پھر دعوتِ اسلامی والوں میں گُھل مِل جاتا ہے ایسوں کو ہرگز دعوتِ اسلامی والا نہیں کہا جائے گا۔ حقیقی دعوتِ اسلامی والے اور بڑی سطح کے ذِمّہ داران سمجھ دار ہوتے ہیں ان سے ایسے کاموں کی اُمّید نہیں کی جا سکتی۔

پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے

رہی بات میری مخالفت کرنے سے میرے مُرید کی بیعت ٹوٹنے کی تو اس حوالے سے فتاویٰ رضویہ شریف میں یہ جُزیہ موجود ہے: جو اپنے پیر کی گستاخی کرتا ہے اس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا پیر کی گستاخی اِرتِدادِ بَیعت کا سبب ہے۔[1] ہاں اگر مُرید نے اپنے پیر کی مخالفت نہیں کی بلکہ پیر کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کی تو اس مُرید کی بیعت نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اس نے اپنے پیر

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۵۱ ماخوذ اَز رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

کی گستاخی نہیں کی بلکہ اس شخص کی گستاخی کی ہے جس نے اس کے پیر کو کچھ کہا۔ بہر حال میں نے کبھی بھی ایسی بات نہیں کی کہ میرا مُرید میرے کسی مخالف کے خلاف کچھ کر بیٹھے تو اس کی بیعت ٹوٹ جائے گی، اگرچہ میری طرف سے کسی بھی مُرید کو میرے مخالف کے خلاف ایسا اقدام کرنے کی اِجازت نہیں۔

لنگر لُٹاتے وقت بھی رِزق کا اِحترام کیجیے

سُوال: رَبیع الاوّل شریف میں جُلُوس کے مَوقع پر بطورِ لنگر لوگ کھانے پینے کی اَشیا تقسیم کرتے ہیں جو بعض اوقات زمین پر گر جاتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: لنگر میں کھانے پینے کی چیزیں وغیرہ اِس طرح لُٹانا کہ نیچے گریں، قدموں تلے آئیں اور رِزق ضائع ہو یہ ناجائز ہے۔

عشقِ رَسول کی علامات

سُوال: حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبت کی کیا علامت ہے؟

جواب: سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کی علامات کی ایک طویل فہرست ہے۔ چنانچہ اِسی (سنہ ۱۴۴۰ھ کے) ماہِ ربیع الاول شریف کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 31 پر ہے: عاشقِ رَسول کی کچھ علامات و نشانیاں ہوتی ہیں ہمیں اپنے اندر ان نشانیوں کو تلاش کرنا چاہیے وہ یہ ہیں: (1) عاشقِ رَسول اپنے محبوبِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے اِنتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے

www.dawateislami.net

(2) وہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے (3) وہ ان پر کثرت سے دُرُود و سَلام پڑھتا ہے (4) وہ اپنے رَسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سُن کر خوش ہوتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ مزید شان سامنے آجائے (5) وہ اپنے مُقدّس و مُطَہّر نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عیب سُننا ہرگز گوارا نہیں کرتا کیونکہ جب عیب زدہ محبوب کا عیب لوگ نہیں سنتے تو پھر جو ہستی ہر طرح کے ظاہری و باطنی عیب سے پاک ہو تو اس کا عیب کیسے سُنا جا سکتا ہے؟ (6) وہ اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے (7) اپنے محبوبِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیاروں یعنی صحابہ و اہلِ بیت سے محبت کرتا ہے (8) محبوبِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِسْبتوں سے پیار کرتا ہے (9) پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں سے نَفْرت و عداوت رکھتا ہے (10) عاشقِ رَسول اپنے محبوب رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و اِتباع کرتا ہے۔ آخر کار جس مسلمان کے دِل میں عشقِ رَسول کی شمع روشن ہو جاتی ہے وہ محبتِ رَسول کے جام پی لیتا ہے وہ شب و روز اسی محبت میں گزارتا ہے اور عشقِ رَسول کی لازوال لذّت سے آشنا ہو جاتا ہے۔ تو پھر بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وہ اپنی زبانِ حال و قال سے یہی کہتا نظر آئے گا: [1]

مدینہ

[1] ...... ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ربیع الاول ۱۴۴۰ھ، ص ۳۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خُدا
جس کو ہو دَرد کا مَزہ نازِ دَوا اُٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش)

لفظ "سید" کا دُرُست تَلَفُّظ کیا ہے؟

سُوال: لفظِ سید یا کے زیر کے ساتھ دُرُست ہے یا زبر کے ساتھ؟

جواب: لفظِ سَیِّد کا اصل تلفظ یا کے زیر کے ساتھ ہے لیکن اُردو میں یا کے زبر کے ساتھ عام ہو چکا ہے تو یہ بھی دُرُست ہو گا کیونکہ قاعدہ ہے غَلَطُ الْعَامِ فَصِیْحٌ۔ جیسے اُردو میں عظمت کی "ظ"، بَرکت کی "ر" اور رَمضان کی "م" پر زَبر ہے مگر لوگ ان تینوں (یعنی ظ، ر اور م) کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں حالانکہ رَمَضان کی میم پر تو قرآنِ کریم میں زبر آیا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جو قرآنی اَلفاظ ہوں انہیں اسی طرح پڑھا جائے جیسے قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کوئی اُردو زبان میں ان الفاظ کی حرکت بدل کر پڑھتا ہے جیسے اردو کے ماہرین دُرُست کہتے ہیں تو پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ لفظِ سَیِّد بھی ان ہی حروف میں سے ہے کہ اُردو لغت کے ماہرین اسے یا کے زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح لفظِ میت کی یا اور قیامت کے قاف کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور یہی لوگوں میں عام بھی ہے، لہٰذا ان کو اُردو زبان کے اِعتبار سے قبول کر لیا جائے گا حالانکہ ان میں زبر کے بجائے زیر دُرُست ہے۔

www.dawateislami.net

مسجدِ ضِرار کیوں ڈھائی گئی؟

سُوال: مسجدِ ضِرار کو مسجد کا دَرَجہ کیوں نہیں دیا گیا اور اللہ پاک نے اس کو توڑنے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: اس کو منافقین نے مسجدِ قُبا کے مقابلے میں بنایا تھا تو اس کی عمارت مسجد کے حکم میں تھی ہی نہیں صرف اس جگہ کا نام انہوں نے مسجد رکھ دیا تھا اور کسی جگہ کا نام مسجد رکھنے سے وہ مسجد نہیں ہو جاتی۔ جیسے اگر کوئی شخص شراب کا نام جَو کا پانی یا شربت رکھ دے تو وہ حلال نہیں ہو گی، اسی طرح کسی جگہ کا نام مسجد رکھنے سے وہ مسجد نہیں ہو گی، اسی وجہ سے اسے توڑنے کا حکم دیا گیا۔

اگر آج بھی کوئی شخص کسی مسجد کے نمازی توڑنے کی نیت سے مسجد بنائے اور پہلے سے بنی ہوئی مسجد والوں میں مذہبی خرابی نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا عذر اور حاجت ہو جس کی وجہ سے ایک اور مسجد بنانے کی ضرورت ہو تو یہ نئی تعمیر کی جانے والی مسجد بھی مسجد نہیں ہو گی کیونکہ یہ مسجد اللہ پاک کے لیے نہیں بنائی جا رہی بلکہ مقابلے کے لیے تعمیر کی جا رہی ہے تاکہ پہلے والی مسجد کو نقصان پہنچایا جائے۔[1] یوں ہی اگر کوئی شخص کسی مدرسے کے مقابلے میں مدرسہ کھولتا ہے تاکہ وہاں کے طَلَبہ اس کے مدرسے میں آجائیں اور یہ طَلَبہ اس کی Gathering میں اِضافے کا باعث ہوں حالانکہ پہلے سے تعمیر شدہ مدرسہ کسی

مدینہ

[1] فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۰۴ ماخوذاً

www.dawateislami.net

صَحِیْحُ الْعَقِیدہ سُنّی کا ہے تو اس کے مقابلے میں بننے والا مدرسہ مدرسۂ ضِرار کہلائے گا۔[1]

اگر پہلے سے تعمیر شدہ مدرسے میں غَلَط عقائد و اَعمال کی تعلیم دی جاتی ہے اور کوئی شخص طلبہ کو ان سے بچانے کے لیے دُرُست تعلیم دینے کی نیت سے مدرسہ کھولتا ہے تو یہ مدرسہ کھولنا بالکل دُرُست ہے جبکہ کسی خطرناک فتنے فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ فی زمانہ مقابلے بازی کا ماحول بن چکا ہے خواہ مخواہ مقابلوں کے لیے مدارس کھولے جاتے ہیں، حتّٰی کہ ایک دوسرے کے مدارس میں جاسوس بھیجے جاتے ہیں، کسی جگہ کوئی انجمن بنائے تو اس کے مقابلے میں انجمن بنا لی جاتی ہے۔ یاد رَکھیے! یہ سب مقابلے بازیاں اللہ پاک کو راضی کرنے والے کام نہیں ہیں۔

اَبے تَبے اور تُو تڑاک والے اَنداز میں گفتگو کرنا

سُوال: کچھ لوگ نیکی کی دَعوت بھی دے رہے ہوتے ہیں، بظاہر نیک بھی لگتے ہیں مگر ان کا بات کرنے کا اَنداز اَبے تَبے اور تُو تَڑاک والا ہوتا ہے، جسے بازاری گفتگو بھی کہا جاتا ہے ایسوں کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: کسی کے سامنے ایسے اَنداز میں گفتگو کرنا بسا اوقات اسے بَدظن کر دیتا ہے، اگرچہ بَدظن ہونے والا خود بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ آج کل ہمارے مُعاشرے میں اَبے تَبے اور تُو تڑاک والی گفتگو بہت عام ہے۔ اگر سب کے ساتھ ایسی

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۹۳ ماخوذاً

www.dawateislami.net

گفتگو نہیں کی جاتی تو بند کمرے میں کی جاتی ہے، بند کمرے میں نہیں ہوتی تو اپنے گھر میں ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! ایسی گفتگو اگر کسی کی توہین اور دِل آزاری کا سبب نہ بنے تو اسے ناجائز نہیں کہیں گے مگر یہ اَنداز اچھا نہیں ہے۔ مُبلغ کا لہجہ نَرم اور حکیمانہ ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہوں، اَبے تَبے اور تُو تڑاک والی بازاری گفتگو شُرَفا (یعنی شریف اور عزت دار لوگوں) کے نزدیک مَعْیُوب سمجھی جاتی ہے اور اس سے لوگوں کے دِل بھی مائل نہیں ہوتے لہٰذا ایسی گفتگو اور اَنداز سے بچنا چاہیے۔

مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والے چاہے وہ مُبلغین ہوں یا مُدَرِّسین یا طَلَبائے کِرام سبھی کو مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنی چاہیے، بلکہ مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنے کو اپنے لیے لازِم قرار دیں کیونکہ مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے، اِس سے مزید بہتر طریقے سے دِین کی خِدمت کر سکیں گے۔ اگر آپ بازاری گفتگو والا اَنداز اپناتے ہوئے چوراہے پر کھڑے ہو کر کِھل کِھلا کر ہنسیں گے اور اَبے تَبے کریں گے تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو مولانا لوگ بھی یُوں کرتے ہیں ہم تو ہیں ہی گنہگار، یوں وہ آپ کو دَلیل بنا کر خود کو دِین سے دُور کریں گے، ظاہر ہے ان کا دِین سے دُور ہونا نقصان کا کام ہے۔ آپ کا اَنداز، رَفتار، گفتار اور کِردار ایسا ہو کہ ہر بندہ آپ کی طرف کھچتا چلا آئے۔

www.dawateislami.net

مذہبی لوگوں کی حرکات و سکنات بغور دیکھی جاتی ہیں

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں ایک بار کسی جگہ دَعوت میں گیا تھا، اس وقت حفاظتی اُمور کے مَسائل نہیں تھے۔ کافی داڑھی والے مُعزَّز اَفراد بھی وہاں جمع تھے۔ میں الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان لوگوں میں گفتگو ہو رہی تھی اور قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ ایک کلین شیوڈ آدمی میرے پاس آیا، اس کی باتوں سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت بڑا مالدار تاجر ہے، دَورانِ گفتگو اُس نے بتا بھی دیا کہ بولٹن مارکیٹ میں میمن مسجد کے پاس اس کی کپڑے کی دُکان ہے۔ اس نے کہا: ”یہ سب مولانا لوگ ہنس رہے ہیں اور آپ سنجیدہ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں نے کہا کہ میں آپ کو کمپنی دے دوں کہ یہ مولانا بے چارہ اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔“ یوں مجھے ایک طرح سے اُس نے سکھایا کہ یہ جو کر رہے ہیں دُرُست نہیں کر رہے تم ایسا مَت کرنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی باتوں سے مجھے سیکھنے کو مِلا۔

اِسی طرح جن دِنوں میں شہید مسجد کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں امامت کرتا تھا تو وہاں بھی ایک کلین شیوڈ بیوپاری مجھ سے ملنے آیا تھا، اُس نے بھی دَورانِ گفتگو مجھ سے پوچھا کہ یہ مولانا لوگ ”ہا ہا“ کر کے کیوں ہنستے ہیں؟ اس کی بھی یہ بات سُن کر مجھے سیکھنے کو ملا کہ مذہبی لوگوں کو اِس طرح نہیں ہنسنا چاہیے کہ لوگ نوٹ کریں۔ یاد رَکھیے! تاجر، سرمایہ دار، سیاسی لیڈر و اَربابِ اِقتدار لوگوں میں بہت عقل ہوتی ہے اور یہ بہت سمجھ دار ہوتے ہیں یہ ہم

www.dawateislami.net

لوگوں کی باتوں کو نوٹ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا ہمارے پاس آنا جانا اِس بات کی غمازی نہیں کرتا کہ یہ آنکھیں بند کر کے ہم پر لٹو ہیں، جیسے ہر ہاتھ چومنے والا عقیدت مند نہیں ہوتا، مَصْلَحَۃً بھی لوگ ہاتھ چُوم رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنا کام نکلوانے کے لیے بھی ہاتھ چُومتے ہیں، دوسروں کو سیٹ رکھنے کے لیے بھی چُومتے ہوں گے یا بے اِختیار بھی ہاتھ چُوم جاتے ہوں گے یہ سب تجربات سکھاتے ہیں۔ اِسی طرح جس کو ہم نے سمجھایا وہ خاموش ہو گیا تو یہ ضَروری نہیں کہ وہ مطمئن بھی ہو گیا ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ اس لیے خاموش ہو گیا ہو کہ مولانا سے کیا بحث کروں یہ دَلائل پر دَلائل دیئے جائے گا لہٰذا خاموش ہو جانا ہی بہتر ہے۔

بازاری گفتگو ختم کرنا کئی گناہوں کے خاتمے کا سبب ہے

بہر حال بازاری لہجہ اپنانا اور "ہا ہا" کر کے ہنسنا یہ اچھی بات نہیں ہے، یہ چھچھورپن ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زور زور سے ہنسنے سے پاک تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے) لگانا ثابت نہیں ہے۔[1] بڑے بڑے عُلَمائے کِرام، اَولیائے کِرام اور مُفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام میں بھی ایسا اَنداز آپ کو نہیں ملے گا۔ مُفتیانِ کِرام بہت ذہین ہوتے ہیں، میرا تجربہ ہے کہ یہ لوگ اکثر

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۰۲ ماخوذاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

سنجیدہ ہوتے ہیں، لوگ ہنس بول رہے ہوں گے تو یہ منع نہیں کریں گے مگر خود اِس طرح کریں گے بھی نہیں، اِسی میں ان کی عزت ہوتی ہے۔ اگر یہ بھی عام لوگوں کی طرح قہقہے بلند کریں، ہا ہا ہا کر کے ہنسیں اور پگڑیاں اُچھالیں تو پھر ان سے مَسائل کون پوچھے گا؟ اور ان سے پوچھ کر مطمئن کون ہو گا؟ اس لیے بازاری لہجے، مذاق مسخری، تُو تڑاک اور ایک دوسرے کی توہین والا انداز نہیں ہونا چاہیے۔ بعض اوقات لوگ دائرہ پھلانگ کر دِل آزاریوں، آبروریزیوں اور گناہوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر اسی بازاری گفتگو کو ہی ختم کر دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت سارے گناہوں سے بچنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ غالب اکثریت اِس میں مبتلا نظر آتی ہے، چاہے وہ مذہبی ہو یا نہ ہو، تقریباً ہر گھر کا یہ مسئلہ ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو صحیح کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر غیر محتاط اَنداز سے بچنے کی کوشش کیجیے

سُوال: گفتگو میں ہی اِحتیاط کرنی ضَروری ہے یا اِس کے عِلاوہ اور بھی چیزوں مثلاً اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور چلنے وغیرہ کے اَنداز میں جو کمزور پہلو ہوتے ہیں ان میں بھی اِحتیاط کی جائے، بِالخُصُوص نیکی کی دعوت دینے اور مُعَزَّز کہلانے والے اَفراد کو اِس حوالے سے کیسا ہونا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: گفتگو کے عِلاوہ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور چلنے وغیرہ کے اَنداز میں بھی

www.dawateislami.net

سب کو اِحتیاط کرنی چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے ڈبہ، گتہ جو چیز سامنے آئی اُسے لاتیں مارتے ہوئے جاتے ہیں، بظاہر یوں نظر آتے ہیں کہ یہ ٹھیک ٹھاک ہیں مگر ان کی ٹانگیں ٹھیک ٹھاک نہیں ہوتی۔ یہ خود کو خطرے میں ڈالنے والی بات بھی ہے کہ اس سے اپنے آپ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے، لیکن ایسے لوگ عادت سے مجبور ہوتے ہیں۔ یُوں ہی بعض لوگوں کی راہ چلتے ہوئے بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اسے پریشان نظری کہا جاتا ہے اور ایسا کرنا سُنَّت بھی نہیں ہے۔ جتنا ہوسکے نگاہیں نیچی رکھی جائیں، اَلبتہ ضَرورتاً نگاہیں اونچی کرنے اور اِدھر اُدھر دیکھنے میں بھی حَرَج نہیں ہے مثلاً روڈ پار کرنا ہے اور تیزی کے ساتھ گاڑیوں کی آمد و رَفت ہو رہی ہے ایسے موقع پر اگر کوئی کہے کہ میں نگاہیں نیچی رکھوں گا تو پھر نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر روڈ پار کیجیے

جب بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے کنارے پر کھڑے ہو کر دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ کوئی گاڑی تو نہیں آرہی یہ دیکھنا پریشان نظری نہیں بلکہ ضَرورت ہے۔ گاڑی دُور ہے میں نکل جاؤں گا یہ Risk (یعنی خطرہ) بھی نہ لیا جائے بعض اوقات چپل ٹوٹ جانے، چوٹ لگ جانے یا گر جانے کی وجہ سے گاڑی کچل سکتی ہے۔ گاڑی نہ آرہی ہو تو اس صورت میں بغیر بھاگے روڈ پار کیجیے کہ بھاگنے سے گِرنے کا خطرہ ہوتا ہے، اگر کوئی گِر گیا اور اُٹھانے والا کوئی نہ ہوا تب بھی گاڑی

www.dawateislami.net

کے کچل دینے کے خطرات ہوتے ہیں۔ بہرحال بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا گناہ نہیں ہے لیکن سُنَّت بھی نہیں ہے۔ اِسی طرح مَحافل یا کہیں بھی دعوت وغیرہ میں بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا مُناسِب نہیں ہے کہ یہ پریشان نظری ہے اور پریشان نظری سے بچنا اچھا ہے۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مالِک ہونے کے باوجود ہمارے تَصَرُّفات مَحدُود ہیں	8
جدید ٹیکنالوجی کے کثرتِ اِستعمال کے نُقصانات	1	نبیِ رَحمت مالِک کوثر و جنَّت ہیں	9
سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا	2	جُلُوسِ میلاد کے لیے کتنے اَفراد ہونے چاہییں؟	10
عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار	3	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا	11
سوشل میڈیا کے لیے وقت مخصوص کرنا	5	نورانیّتِ مصطفٰے کا ثبوت	12
قرآنِ پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟	6	نورانیّتِ مصطفٰے بزبانِ صحابہ	13
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مالِکِ کوثر کہنا کیسا؟	6	نورانیّتِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن بزبانِ بُزرگانِ دِین	14
حقیقت میں ہر چیز کا مالِک اللہ ہے	7	نُور اور بشر ایک جگہ جمع ہوسکتے ہیں	15

www.dawateislami.net

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟	16	پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے	24
کیا مَدَنی مُنّے بھی ہفتہ وار رِسالے کی کارکردگی پیش کریں؟	17	لنگر لُٹاتے وقت بھی رِزق کا اِحترام کیجیے	25
سامان توڑنے والے مزدور گناہ گار ہوں گے	18	عشقِ رسول کی علامات	25
پیارے آقا کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟	19	لفظ "سید" کا دُرست تَلَفُّظ کیا ہے؟	27
جانور پودا کھا جائیں تو پودا لگانے والا گناہ گار نہیں	19	مسجدِ ضِرار کیوں ڈھائی گئی؟	28
جشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟	20	اَبے تَبے اور تُو تڑاک والے اَنداز میں گفتگو کرنا	29
کیا ہم جھنڈے گرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے؟	20	مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے	30
خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟	21	مذہبی لوگوں کی حَرکات و سکنات بغور دیکھی جاتی ہیں	31
کیا 12 رَبیعُ الاوّل کے دِن کام پر جا سکتے ہیں؟	22	بازاری گفتگو ختم کرنا کئی گناہوں کے خاتمے کا سبب ہے	32
نزلے کے باعث آنکھوں سے بہنے والے پانی کا حکم	23	ہر غیر محتاط اَنداز سے بچنے کی کوشش کیجیے	33
ہر مخالفت کا جواب مَدَنی کام ہے	23	دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر روڈ پار کیجیے	34

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net